سزائے موت ظلم ہے!

عبدالرشید ارشد (وائس چیئرمین ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان)

ایمنسٹی انٹرنیشنل، جو عالمی سطح پر حقوقِ انسانی کی چیمپئین ہے، نے اپنا یہ مطالبہ دہرایا ہے کہ گلوبل فیملی سزائے موت ختم دے کہ یہ سراسر ظلم ہے، بہیمیت ہے اور آج کے ترقی یافتہ دور کے ترقی یافتہ انسان کو اس سے گھن آتی ہے۔

تعجب ہوتا ہے کہ "حقوق انسانی" کے یہ محافظ، انسان کی بنیادی ضروریات، انسان سے تشکیل پانے والے سماج و معاشرہ کی نفسیات اور ضروریات سے کس قدر ناواقف ہیں اور یہی ناواقفیت انہیں مضحکہ خیز مطالبات کی انگیخت کرتی ہے۔

انسان خواہ دنیا کے کسی کونے کا ہو، اس کی بنیادی ضروریات سکھ، سکون، خوشحالی اور تحفظ ہے عزت و آبرو کے ساتھ۔ اس کا تحفظ ذمہ داری ہے حکومت کی۔ ہر حکومت اپنے عوام کی خواہش یا اپنے بنیادی نظریات کے مطابق قوانین بناتی ہے۔

ہر حکومت قوانین بناتے ہوئے ہمہ پہلو غور کر کے اپنے شہریوں کے سکھ، خوشحالی اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے قانون سازی کرتے وقت نہ کسی کی دشمنی پیش نظر ہوتی ہے نہ ہی دوستی کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ صرف مقصد پیش نظر رہتا ہے۔

انسان چونکہ عقل کل نہیں ہے۔ اس لئے قانون سازی میں کئی پہلو افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انفرادی انسانی نفسیات یا اجتماعی سماجی و معاشرتی نفسیات کا مکمل احاطہ نہیں ہو پاتا اور یوں قوانین معیاری ثابت نہیں ہوتے۔

عقل مند اس بات پر ہمیشہ متفق پائے گئے ہیں کہ کسی بھی چیز کا خالق و صانع اپنی تخلیق و صنعت پر ہمہ پہلو اتھارٹی ہوتا ہے اسکے اچھے برے پہلو پر اس کے بنانے والے کی رائے اور فیصلہ ہی حرفِ آخر ہے کہ ڈیزائن اس کا ہے تیاری کا ہر مرحلہ اس نے مکمل کیا ہے۔

سینۂ دھرتی کے ان چھوٹے چھوٹے خالقوں، جنہیں ان کی تخلیق پر حرف ماننے میں ہمیں قطعاً تامل نہیں ہے، کے مقابلے میں اس کائنات اور اس کے اندر اپنی بے شمار دوسری انواع کی مخلوق کے ساتھ حضرت انسان کا خالق ہے جس کی صناعی پر ہم خود شاہد نہیں۔

خالقِ کائنات، خالقِ انسان جو اپنی تخلیق کی داخلی اور خارجی، انفرادی اور اجتماعی نفسیات، اس کے خیر و شر کی گہرائی سے مکمل طور پر واقف ہے۔ اس نے انسان کے سکھ چین، سکونِ قلب، خوشحالی اور عزت و آبرو کے تحفظ کی خاطر جو قوانین و ضوابط بنائے ہیں، انہیں یہ عقلمند انسان، ظلم قرار دیتا ہے۔ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا عقلمندی یہی ہے، کہیں عقل کا یہ دوہرا معیار تو نہیں ہے۔

مہذب دنیا، جسے سزائے موت اور دیگر اسلامی سزاؤں سے گھن آتی ہے۔ اسلام کا نظامِ عدل جن کے قلب و دماغ پر ہتھوڑے برساتا ہے، وہ اگر اپنے اپنے ملک میں جرائم کی شرح کا سعودی عرب (جہاں اگرچہ مکمل نظامِ عدل نہیں ہے) میں جرائم کی شرح سے موازنہ کریں تو انہیں معلوم ہو کہ یہ کم شرح اسی ظالمانہ نظامِ عدل کی برکت سے ہے، حقوقِ انسانی کے ان دعویداروں میں سے کسی کا اپنا قتل ہو، کسی بیٹی کی آبرو ریزی ہو، کسی اپنے کے ڈاکہ پڑے، تو کوئی ان کی اس وقت کی نفسیاتی کیفیت کا تجزیہ کرے۔ ان کے خیالات معلوم کرے۔ ان کے جذبات کی کھولاہٹ دیکھے۔ پھر معلوم ہو کہ اسلام کا نظامِ عدل رحمت ہے یا ظلم ہے۔ اس نظامِ عدل کی برکات، جس میں قتل کے بدلے قتل ہے۔ تاریخِ خلافتِ راشدہ کے طویل عرصہ کی صورت میں محفوظ کر چکی ہے جس کے [illegible] ہے۔

نرخنامہ
اشتہارات
نقیب ختم نبوت

ٹائیٹل کا آخری صفحہ سالم ——— =/2000 روپے
ٹائیٹل کا دوسرا اور تیسرا صفحہ ——— =/1000 روپے
عام صفحہ (سالم) ——— =/600 روپے
عام صفحہ (1/2) ——— =/300 روپے
عام صفحہ (1/4) ——— =/200 روپے

مستقل معاونین کے لیے
خصوصی رعایت

سرکولیشن منیجر ماہنامہ نقیب ختم نبوت دار بنی ہاشم ملتان

متاعِ زینت

ممتاز شاعر محترم سید کاشف گیلانی کی حمد و نعت کا خوبصورت مجموعہ عنقریب شائع ہو رہا ہے۔

بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم ملتان ✆ : 511961